نبی ﷺ کے شب وروز

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (۲۱) یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔(الاحزاب 21)

نبی کریم ﷺ کی سریت کو جاننا،اور آپ کی حیات طیبہ کو پڑھنا ہر امتی پر فرض ہے۔اس لیے کہ جو آپ کی سیرت کو پڑھے گا وہی آپ سے محبت کرے گا، وہی آپ کی اطاعت کرے گا۔ آپ کے شب وروز کی مصروفیات کیا تھیں؟ دن کی مصروفیات، رات کی مصروفیات۔ دن ورات کا روتین کیا تھا۔ تاکہ ہم بھی اپنے شب وروز نبی ﷺ کے اسوہ کی روشنی میں گزار سکیں۔ کتاب وسنت کی روشنی میں اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

صبح کا آغاز

نبی ﷺ کی صبح کا آغاز فجر سے بہت پہلے ہوتا تھا، سفر وحضر میں آپ تہجد نہیں چھوڑتے۔ جاگتے تو مسواک کرتے، قضائے حاجت اور وضوسے فارغ ہوتے اور تہجد میں مصروف ہو جاتے۔وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ".(خ6324)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کے متعلق یہی روایت کیا، آسمان کی جانب دیکھا تو آل عمرآن کی آخری 10 آیتیں پڑھی۔ رات کا یہ پہر غور وفکر پر ابھارتا ہے۔ اور بھی دعائیں ہیں جن کا ورد آپ ﷺ کیا کرتے۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً، ثُمَّ رَقَدَ، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ:" إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ سورة آل عمران آية 190"، ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ، وَاسْتَنَّ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ. ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں ایک رات اپنی خالہ (ام المؤمنین) میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہ گیا۔پہلے رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیوی (میمونہ رضی اللہ عنہا) کے ساتھ تھوڑی دیر تک بات چیت کی پھر سو گئے۔جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہا تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف نظر کی اور یہ آیت تلاوت کی «إن في خلق السموات والأرض ...» ”بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن و رات کے مختلف ہونے میں عقلمندوں کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں۔“ اس کے بعد آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور مسواک کی، پھر گیارہ رکعتیں تہجد اور وتر پڑھیں۔جب بلال رضی اللہ عنہ نے (فجر کی) اذان دی تو آپ نے دو رکعت (فجر کی سنت) پڑھی اور باہر مسجد میں تشریف لائے اور فجر کی نماز پڑھائی۔ (بخاری:4569)

اذان ہوتی تو سنت فجر گھر میں ادا کرتے اور فجر کی نماز کی امامت کے لیے نکلتے۔ سنتیں گھر میں ادا کرنا یہ نبی ﷺ کا معمول تھا اور آپ نے اسی کو افضل عمل بتلایا۔

فجر نماز کے بعد طلوع آفتاب تک آپ ﷺ مسجد ہی میں بیٹھے رہتے۔اس درمیان آپ ﷺ تین کام انجام دیتے: پہلا صبح کے اذکار کا اہتمام فرماتے، خوابوں کی تعبیر بیان کرتے،اور پھر کبھی کبھی صحابہ کرام کے ساتھ گفت وشنید بھی فرماتے جس میں صحابہ کرام زمانہ جاہلیت کے ایام کو یاد کرکے اللہ کا شکرادا کرتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، أَنّ النَّبِيَّ ﷺ، " كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ، جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا." ''نبی ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے جب تک کہ آفتاب خوب نہ نکل آتا''۔(مسلم:670)

عن سَمُرَة بْن جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ:" هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟، قَالَ: فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُصَّ... رسول اللہ ﷺ جو باتیں صحابہ سے اکثر کیا کرتے تھے ان میں یہ بھی تھی کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔بیان کیا کہ پھر جو چاہتا اپنا خواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا...(بخاری7047)

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ : أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَثِيرًا، " كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ أَوِ الْغَدَاةَ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ، وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ ." سماک بن حرب نے کہا کہ میں نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ بہت، پھر کہا کہ آپ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھے رہتے صبح کے بعد جب تک کہ آفتاب نہ نکلتا۔پھر جب سورج نکلتا اٹھ کھڑے ہوتے اور لوگ آپ ﷺ کے پاس بیٹھ کر ذکر کیا کرتے تھے کفر کے زمانہ کا اور ہنستے تھے اور آپ ﷺ مسکراتے رہتے تھے۔(مسلم:670)

صلاۃ الضحی کا اہتمام کرتے: عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، " يُصَلِّي الضُّحَى أَرْبَعًا، وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ." سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز چار رکعتیں پڑھا کرتے اور کبھی زیادہ بھی کرتے۔(مسلم:719)

نبی ﷺ کا کھانا

سورج کے طلوع ہو جانے کے بعد آپ اپنے گھر تشریف لاتے اور کھانے کا پوچھتے۔دو وقت کا کھانا آپ کا معمول تھا، دن کے آغاز میں اور دن کے اختتام پر، بہت کم ہی ایسا ہوا کہ آپ ﷺ نے دو وقت سے زیادہ کھانا تناول فرمایا ہو۔(اس وقت عرب کا یہی روٹین ہوتا تھا) آپ کی پسند اور ناپسند بھی تھی۔لیکن آپ ﷺ کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالتے۔زیادہ تر غذا کھجور، شہد، زیتون سرکا، جو کی روٹی اور دودھ ہوا کرتی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:" مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِلَّا تَرَكَهُ." ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر آپ کو مرغوب ہوتا تو کھاتے ورنہ چھوڑ دیتے۔(بخاری:3563، مسلم:2064)

ابتداء کے دور میں ناداری کا عالم یہ تھا کہ دو دو ماہ گزرتے اور گھر میں چلہا نہیں جلتا تھا۔کھجور اور پانی پر دن گزرتے۔(بخاری:2567، مسلم:2972)

کبھی گھر میں داخل ہوتے پوچھتے کہ کھانا ہے، نہیں ملنے پر روزہ رکھ لیتے: عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ: " يَا عَائِشَةُ، هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ "، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ، قَالَ: " فَإِنِّي صَائِمٌ "، قَالَتْ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ، أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ، وَقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا، قَالَ: " مَا هُوَ؟ "، قُلْتُ: حَيْسٌ، قَالَ: "هَاتِيهِ"، فَجِئْتُ بِهِ، " فَأَكَلَ"، ثُمَّ قَالَ: " قَدْ كُنْتُ أَصْبَحْتُ صَائِمًا ". ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، مجھ سے ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟“ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کچھ نہیں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں روزے سے ہوں۔“ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور ہمارے پاس کچھ حصہ آیا ہدیہ کے طور یا آگئے ہمارے پاس کچھ مہمان (کہ ان میں بڑا حصہ اس ہدیہ کا خرچ ہو گیا اور کچھ تھوڑا سا میں نے آپ ﷺ کے لیے چھپا رکھا) پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ”وہ کیا ہے؟“ میں نے کہا: حیس ہے(حیس وہ کھانا ہے کہ کھجور اور گھی اور اقط یعنی سوکھا دہی ملا کر بناتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا ”لاؤ۔“ پھر میں لائی اور آپ ﷺ نے کھایا پھر فرمایا: ”میں روزے سے تھا صبح کو۔“ (مسلم:1154)

ظہر کے وقت قیلولہ کرنا آپ کی سنت تھی۔اس کے بہت فوائد ہیں۔

دن بھر کا وقت تقسیم کرتے

گھر والوں کے لیے اور مسلمانوں کے مسائل کے لیے۔

گھر میں کیا کرتے تھے

عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ:" كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ." اسود بن یزید نے کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے آپ نے بتلایا کہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر کے کام کاج یعنی اپنے گھر والیوں کی خدمت کیا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو فوراً (کام کاج چھوڑ کر) نماز کے لیے چلے جاتے تھے۔(بخاری:676)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنْ الْبَشَرِ يَفْلِي ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ. حضرت عائشہ صدیقہ (رض) سے کسی نے سوال پوچھا کہ نبی (ﷺ) گھر میں ہوتے تو کیا کرتے تھے ؟ انھوں نے فرمایا کہ نبی (ﷺ) بھی ایک بشر تھے، وہ اپنے کپڑوں کو صاف کرلیتے تھے، بکری کا دودھ دو لیتے تھے اور اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرلیتے تھے۔(مسند احمد:26194،سلسلہ صحیحہ:671)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا، فَقَالَ: " مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ "، قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: " أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ، فَلَيْسَ مِنِّي." سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے دیکھا ایک ڈھیر اناج کا راہ میں، آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کے اندر ڈالا تو انگلیوں پر تری آ گئی۔آپ ﷺ نے پوچھا: '' اے اناج کے مالک! یہ کیا ہے؟ '' وہ بولا: پانی پڑ گیا تھا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: '' پھر تو نے اس بھیگے اناج کو اوپر کیوں نہ رکھا کہ لوگ دیکھ لیتے جو شخص فریب کرے دھوکہ دے وہ مجھ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔''(مسلم:102)

وروى البيهقي (20851) عَنْ جَابِرٍ , قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى الْبَصِيرِ الَّذِي فِي بَنِي وَاقِفٍ نَعُودُهُ) , وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى " . صححه الألباني في "الصحيحة" (521) .

اصحاب صفہ کی تعلیم اوران کے کھانے پینے کا انتظام، مدینہ میں کبھی کچھ حادثے ہوتے تو آپ ﷺ ان کے حل میں پیش پیش ہوتے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: فَزِعَ النَّاسُ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا، ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهُ فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُونَ خَلْفَهُ، فَقَالَ:" لَمْ تُرَاعُوا إِنَّهُ لَبَحْرٌ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ." انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (مدینہ میں) لوگوں میں دہشت پھیل گئی تھی، تو رسول اللہ ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر جو بہت سست تھا، سوا ر ہوئے اور تنہا ایڑ لگاتے ہوئے آگے بڑھے۔صحابہ رضی اللہ عنہم بھی آپ کے پیچھے سوار ہو کر نکلے۔ اس کے بعد واپسی پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ خوفزدہ ہونے کی کوئی بات نہیں ہے، البتہ یہ گھوڑا دریا ہے۔اس دن کے بعد پھر وہ گھوڑا (دوڑ وغیرہ کے موقع پر) کبھی پیچھے نہیں رہا۔(بخاری:2969)

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ:" كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَأْنَفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ." عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ذکرو اذکار زیادہ کرتے، لایعنی باتوں سے گریز کرتے، نماز لمبی پڑھتے، اور خطبہ مختصر دیتے تھے، اور بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ جانے میں کہ ان کی ضرورت پوری کریں، عار محسوس نہیں کرتے تھے۔(نسائی:1415)

گھر میں داخل ہوتے تو مسواک اور سلام کرتے ہوئے داخل ہوتے: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، قُلْتُ: " بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ." مقدام بن شریح نے اپنے باپ سے سنا، انہوں نے کہا میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے

پوچھا: رسول اللہ ﷺ جب گھر میں آتے تو پہلے کیا کام کرتے، کہا: مسواک کرتے (اس سے معلوم ہوا کہ مسواک کتنی ضروری چیز ہے)۔(مسلم:253)

بیویوں کے ساتھ آپ کا معمول۔ شام کے وقت ایک گھر میں سب جمع ہو جاتے، یا آپ ﷺ تمام بیویوں کے پاس ایک چکر لگایا کرتے۔

معمولات زندگی

آپ کی زبان پر ہمیشہ ذکر کرتے، یامقلب القلوب، مجلس میں توبہ واستغفار۔

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: " كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ." رسول اللہ ﷺ اللہ کی یاد ہر وقت کرتے تھے۔(مسلم:373)

شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ، قَالَتْ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ: " يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ "، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لِأَكْثَرِ دُعَاءَكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ؟ قَالَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ: " إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَزَاغَ. شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ام المؤمنین! جب رسول اللہ ﷺ کا قیام آپ کے یہاں ہوتا تو آپ کی زیادہ تر دعا کیا ہوتی تھی؟ انہوں نے کہا: آپ زیادہ تر: «یا مقلب القلوب ثبت قلبي على دینک» ”اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر جما دے“، پڑھتے تھے، خود میں نے بھی آپ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ اکثر یہ دعا: «یا مقلب القلوب ثبت قلبي على دینک» کیوں پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اے ام سلمہ! کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے اس کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو، تو اللہ جسے چاہتا ہے (دین حق پر) قائم و ثابت قدم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے اس کا دل ٹیڑھا کر دیتا ہے۔ (ترمذی:3522)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:" إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ."عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے سو بار: «رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ» ”اے میرے رب! مجھے بخش دے، میری توبہ قبول کر، تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے“ کہنے کو شمار کرتے تھے۔(ابوداود:1516)

رات

وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا. نمازِ عشاء سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے۔(بخاری: 547، مسلم: 647)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْمُرُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ وَأَنَا مَعَهُمَا " عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے بعض معاملات میں سے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات میں گفتگو کرتے اور میں ان دونوں کے ساتھ ہوتا تھا۔(ترمذی: 169)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا سَمَرَ إِلَّا لِمُصَلٍّ أَوْ مُسَافِرٍ. نماز عشاء کے بعد باتیں کرنے کی اجازت کسی کو نہیں، سوائے دو آدمیوں کے، جو نماز پڑھ رہا ہو یا جو مسافر ہو۔(مسند احمد:4244، صحیح الجامع:7499)

دیر رات تک جاگنے سے قیام اللیل اور صلاۃ فجر چھوٹ جائے گی، نیز انسان دن میں سستی اور کاہلی محسوس کرے گا۔

ہمارے لیے نصیحت

الغرض نبی اکرم ﷺ کی زندگی ایک بامقد زندگی تھی، دعوت و تبلیغ کے جس مشن پر آپ ﷺ تھے آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ اسی مقصد میں صرف ہوتا تھا۔عام طور پر جس طرح کی لغویات ہم اپنی زندگی میں دیکھتے ہیں پیارے نبی ﷺ کی زندگی ان تمام لغویات ولایعنی کاموں سے پاک تھی۔

نیند میں اعتدال—کھانے پینے میں اعتدال—جو بھی ذمہ داری ہوتی اسے فورا مکمل طور پر انجام دیتے۔کام اور پرسنل زندگی کو بالینس کرتے۔